

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

م السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

والصلاة والسلام على رسول الله، أما بعد!

ہاں واقف صحیح بخاری میں کچھ شیخ راوی ہیں لیکن متقدمین کے نزدیک شیخ اور رواضع میں بہت فرق ہے ان کا سلسلہ آج کل کے شیخ حضرات کی طرح نہ تھا کہ ان کے رواضع کے مابین کچھ فرق و امتیاز نہیں بلکہ متقدمین کے نزدیک شیخ سے مراد وہ لوگ تھے جو صرف تفضیل کے قائل تھے یعنی علی رضی اللہ عنہ

۱-

2-

3-

باقی رواضع وہ تو متقدمین کے نزدیک وہ تھے جو علی رضی اللہ عنہ اور کچھ دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے علاوہ دیگر تمام صحابہ کو مصاد اللہ علیہ دین اور غاصب و غیرہ کہتے رہتے ہیں گویا ان لوگوں نے علی رضی اللہ عنہ کے علاوہ دیگر کو ترک کر دیا ہے اس طرح کے شخص کی روایت قطعاً غیر مقبول ہے۔
 شیعیت اور رافضیت کی یہ تحقیق علامہ امیر علی نے اپنی کتاب تقریب التہذیب کے حاشیہ کے متصل بعد یعنی تقریب کے ساتھ متصل شامل کر دیا ہے، اس میں اس کے متعلق دو سرے کئی اصول حدیث کے مسائل اور فن رجال وغیرہ کے متعلق کافی باتیں لکھی ہیں یہ رسالہ قابل دید و لائق مطالعہ ہے۔
 صحیح بخاری میں جو شیخ راوی ہیں وہ اپنی بدعت کی طرف داعی نہیں اور ان کی روایات بدعت کی مٹو یہ بھی نہیں اور وہ فی نفسہ صدوق ہیں بلکہ کچھ روایات ان سے ایسی بھی مروی ہیں جو ان کی بدعت خلاف ہیں لہذا ایسے راویوں کی روایت میں کچھ حرج نہیں لہذا امام محمد بن بخاری پر کوئی اعتراض وارد نہیں ہوتا۔
 ماہر تو ان کے متعلق شیخ ہونے کی بات کتنا بالکل غلط ہے اور امام موصوف پر انجام ہے۔ باقی امام صاحب نے جو کتاب خصائص علی لکھی ہے وہ اس لیے کہ ان کا کچھ ایسے لوگوں سے واسطہ پڑا تھا جو علی رضی اللہ عنہ سے بالکل مخرف تھے اور ان کے متعلق ناشائستہ لفاظی لکھتے تھے، اس لیے اسے جلیل اللہ رحمہما ہی امام حاکم واقف شیعیت کی طرف مائل تھے جیسا کہ حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب تذکرۃ الحفاظ میں صراحت فرمائی ہے لیکن ثانی شیخ یاراضی نہ تھے بلکہ صرف تفضیل کے قائل تھے اور حضرات شیخین کی بہت زیادہ تعظیم و تکریم کرنے والے تھے اور شیعیت اور رافضیت کا فرق میں اوپر درج کر آیا ہوں امام حاکم،
 خداوندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ راشدہ